سراج الدین ابن الملقن

از جناب ڈاکٹر حافظ عبد العلیم خاں صاحب لیکچرر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

(۲)

فقہ:

۱۔ عمدۃ المحتاج فی شرح المنہاج[۱]: امام نووی (م ۶۷۶ھ) کی کتاب منہاج الطالبین فقہ شافعی کی بنیادی اور اہم کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔ چونکہ یہ کتاب بہت مختصر ہے اس لیے مختلف علماء و فقہاء نے اس کی بہت سی شرحیں لکھی ہیں۔ مثال کے طور پر علی بن عبد الکافی تقی الدین السبکی (م ۷۵۶ھ) نے اس کی ایک مبسوط شرح لکھنی شروع کی تھی لیکن اتفاق سے وہ مکمل نہ ہو سکی اور اس کو ان کے لڑکے بہاء الدین السبکی (م ۷۷۳ھ) نے مکمل کیا۔ اُن کے علاوہ کمال الدین محمد بن عیسی الدمیری (م ۸۰۸ھ)، نجم الدین محمد بن عبد اللہ المعروف بابن قاضی عجلون (م ۸۲۶ھ) محمد بن احمد المحلی (م ۸۶۴ھ) القاضی زکریا الأنصاری (م ۹۲۶ھ) اور ابن خطیب الدهشتر (م ۸۳۴ھ) نے بھی اس کی شرحیں لکھی ہیں۔

ابن الملقن نے بھی اس کی ایک شرح لکھی اور اس کا نام عمدۃ المحتاج فی شرح المنہاج رکھا۔

۱۔ الضوء ۶/۱۰۲، ابن قاضی شہبہ: طبقات الشافعیہ نمبر ۷۳۹؛ لحظ الالحاظ ص ۲۰۰، البدر الطالع ۱/۵۰۸ (اس میں اس کا نام تحفۃ المنہاج الی ادلۃ المنہاج لکھا ہے)

ان کی یہ شرح آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اور ان کی بہترین تصانیف میں شمار کی جاتی ہے۔ اس میں شرح و بسط کے ساتھ مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ یہ شرح ان کے زمانہ ہی میں اتنی مقبول ہو چکی تھی کہ ان کے معاصر شہاب الدین الاذرعی (م ۷۸۳ھ) نے منہاج کی شرح لکھتے وقت اس سے استفادہ کیا تھا۔

افسوس ہے کہ اس کا کوئی مکمل نسخہ میرے علم کے مطابق دنیا میں موجود نہیں ہے۔ اس کی مختلف جلدیں مختلف کتب خانوں میں پائی جاتی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

اس کی پہلی جلد کتب خانہ چیسٹر بیٹی ڈبلن میں محفوظ ہے جس میں ۲۴۱ اوراق ہیں اور اس کی کتابت محمد بن یعقوب بن محمد نے بحیات مصنف ۷۵۹ھ میں عمدہ خط نسخ میں کی ہے[1]۔ اس کی پہلی جلد کا ایک اور مخطوطہ چیسٹر بیٹی لائبریری میں محفوظ ہے جو بقول مرتب فہرست نویں صدی ہجری کا نوشتہ ہے۔ اس میں ۲۳۰ اوراق ہیں[2]۔

اس کی چوتھی جلد کا ایک نسخہ بھی چیسٹر بیٹی لائبریری میں موجود ہے جس میں ۲۳۷ اوراق ہیں۔ صاف عالمانہ خط نسخ میں، احمد بن محمد بن احمد الشربا نے ۱۷ رمضان ۸۵۶ھ میں اس کی کتابت کی ہے[3]۔

اس کی ساتویں جلد کا ایک مخطوطہ بھی وہیں محفوظ ہے۔ جس میں تاریخ کتابت درج نہیں ہے بقول مرتب فہرست نویں صدی ہجری کا نوشتہ معلوم ہوتا ہے[4]۔

اس کی ایک جلد کتب خانہ ملی پیرس میں محفوظ ہے جو ۸۵۵ ہجری میں لکھی گئی تھی اور

۱۔ نمبر مخطوطہ (۳۹۴۶) A. J. Arberry: A. Handlist of Arabic Mss at chester Betty Library Dublin. Vol. 4: 68

۲۔ نمبر مخطوطہ (۳۳۶۱) فہرست کتب خانہ چیسٹر بیٹی ڈبلن ۴۸/۲

۳۔ نمبر مخطوطہ (۴۶۸۷) فہرست کتب خانہ چیسٹر بیٹی ۵۷/۶

۴۔ نمبر مخطوطہ (۳۳۶۶) فہرست چیسٹر بیٹی ۵۰/۲

۲۲۶ اوراق پر مشتمل ہے[1]۔

اس کی تین جلدیں زیر رقم ۱۷۱، ۱۸۲، ۱۸۳ مدرسۃ الملا زکریا موصل میں محفوظ ہیں[2]۔

۲۔ عجالۃ المحتاج الی توجیہ المنهاج[3] : یہ منہاج الطالبین کی مختصر شرح ہے۔ اس شرح کا سال تصنیف ۷۶۳ھ ہے۔ اس کے دو نسخے رضا لائبریری رام پور میں محفوظ ہیں جو راقم الحروف کی نظر سے گزرے ہیں۔ پہلا نسخہ زیر رقم (۲۴۷۷ فقہ شافعی) ۵۹۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۳۱ سطریں ہیں۔ محمود العراقی التستری نے اس کی کتابت عمدہ اور خوشخط نسخ میں کی ہے۔ اس کے متعدد صفحات پر حاشی ہیں کچھ صفحات پر کرم خوردگی کی وجہ سے کاغذ چسپاں کیا گیا ہے۔ ترقیمہ میں یکشنبہ ۲۵ شوال کے بعد سن نہیں پڑھا گیا جس سے اندازہ ہوتا کہ یہ نسخہ کب لکھا گیا۔ اس کا دوسرا مخطوطہ جو دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اسی لائبریری میں زیر رقم (۳۱۷-۳۱۸) محفوظ ہے۔ علی بن محمد البصروی الشافعی نے عمدہ خط نسخ میں ۸۷۵ھ میں مدرسہ امینیہ میں اس کی کتابت کی اور مصنف کے اصل مسودے سے اس کا مقابلہ کیا۔ اس کی دوسری جلد میں ۱۹۵ اوراق ہیں۔ اس کی کتابت عمر بن محمد بن عمر بن ابی بکر الشافعی الخلیلی نے ۱۲ صفر ۸۵۴ھ میں کی تھی[4]۔

اس کا تیسرا نسخہ دو جلدوں میں (۹۶-۹۷) کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد میں محفوظ ہے[5] جو ۹۱۴ھ کا نوشتہ ہے۔ اس کا چوتھا نسخہ پرنسٹن لائبریری کے گیرٹ کلکشن میں محفوظ ہے جو

۱۔ نمبر مخطوطہ (۱۰۰۹) فہرست کتب خانہ ملی پیرس

۲۔ داؤد چلپی : فہرس المخطوطات الموصل ص ۱۹۸-۱۹۹

۳۔ الضوء ۶/۱۰۲، لحظ الالحاظ ص ۲۰۰ البدر الطالع ۱/۵۰۸ طبقات ابن شہبہ نمبر ۷۳۹

۴۔ فہرست کتب خانہ رام پور ۱/۲۱۴ ؛ ۲/ ۳۶۰-۳۶۲

۵۔ فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد ۲/ ۱۱۶۰-۱۱۶۱

۲۷۲ اوراق پر مشتمل ہے اور آخر سے ناقص ہے[1]۔ اس کا پانچواں مکمل نسخہ دو جلدوں میں کتب خا
چسٹربٹی ڈبلن میں محفوظ ہے۔ اس کی پہلی جلد ۲۵۴ اوراق پر مشتمل ہے اور اس کی کتابت ابراہ
بن احمد الزرعی نے ۲۷ر جمادی الاولی ۸۵۲ھ میں کی تھی[2]۔ اس کی دوسری جلد ۱۷۶ اوراق پر مشتمل
اور اس کی کتابت احمد بن حسن بن زید العقبی نے ۵ر ذوالحجہ ۸۷۲ھ میں کی تھی[3]۔ اس کا چھٹا ناقص
نسخہ جو ۱۷ اوراق پر مشتمل ہے چسٹربٹی لائبریری میں موجود ہے۔ جو ۲۳ر شعبان ۸۵۲ھ کا نوشتہ ہے
اس کا ساتواں نسخہ جو ۲۳۵ اوراق پر مشتمل ہے۔ برلن (جرمنی) کے کتاب خانے میں محفوظ ہے
یہ مخطوطہ ابتدائی کتاب سے کتاب الجعالۃ تک پر مشتمل ہے۔ اس کی کتابت ۸۶۵ ہجری میں کی گئی
اس کا آٹھواں اور نواں نسخہ دارالکتب المصریۃ میں زیر رقم (۱۴۹ و ۱۷۵) محفوظ ہے[5]۔ اس کا
دسواں مخطوطہ زیر رقم (۱۸۱) مدرسہ حجیات موصل میں اور گیارہواں نسخہ بھی زیر رقم (۱۸۱) مدرسہ
الملا زکر موصل میں محفوظ ہے[6]۔

۱۔ نمبر مخطوطہ (۱۷۹۱) Hitti P.K: Descriptive catalogue of the Garrett collection of Arabic Mss in the Princetoin Library (1938) P 533

۲۔ نمبر مخطوطہ (۳۴۲۳) فہرست چسٹربٹی ۲/۷۷

۳۔ نمبر مخطوطہ (۳۴۸۱) فہرست چسٹربٹی ۲/۹۸

۴۔ نمبر مخطوطہ (۴۵۳۱) Ahlwardt: Verzeichniss Der Arabichen. Handschriften. Der Koniglichen Bibliothik Zu Berlin (1897) Vol. 3/531.

۵۔ فہرس دارالکتب المصریۃ ۱/۵۲۵

۶۔ فہرس مخطوطات الموصل ص ۱۱۲ــــ و ۱۹۹

۳۔ البلغة على ترتيب المنهاج[1] : اس میں نووی کی منہاج الطالبین کے ابواب کی ترتیب علیحدہ سے کی گئی ہے۔

۴۔ الاعتراضات على المنهاج[2]: ابن الملقن نے منہاج الطالبین للنووی پر جو اعتراضات وارد ہوتے ہیں ان کو یکجا کر دیا ہے۔

۵۔ الاشارات الى ما وقع فى المنهاج من الاسماء والأماكن واللغات[3]:

منہاج الطالبین للنووی میں جو اسماء، اماکن اور مشکل لغات آئی ہیں۔ ابن الملقن نے اس کتاب میں انھی کی تشریح کی ہے۔ اس کتاب کو تین حصوں میں منقسم کر دیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں خالص عربی الفاظ، دخیل الفاظ کی تشریح کی گئی ہے۔ دوسرے حصے میں اعلام پر تعلیقات لکھی گئی ہیں اور تیسرے حصے میں اماکن کو ضبط کیا گیا ہے اور ان پر پوری بحث کی گئی ہے۔ مصنف اس کتاب کی تصنیف سے ۷۴۳ھ میں فارغ ہو چکا تھا لیکن ۷۵۸ھ تک اس میں اضافے کرتا رہا[4]۔

اب تک اس کتاب کے تین مخطوطات کا پتا چل سکا ہے۔ جن میں سے پہلا نسخہ چسٹر بٹی لائبریری ڈبلن میں محفوظ ہے۔ یہ نسخہ عمدہ اور روشن خط نسخ میں لکھا گیا ہے اس میں ۹۷ اوراق ہیں اور اس کی کتابت ۹ شوال بروز جمعہ ۸۴۹ھ میں کی گئی۔ یہ نسخہ اس نسخے سے نقل کیا گیا ہے جس پر مصنف نے اپنے دستخط ثبت کیے ہیں[5]۔ اس کا دوسرا نسخہ مکتبہ طلعت میں موجود ہے۔ اس کا

۱۔ الضوء ۶/۱۰۱ ، البدر ۱/۵۰۸

۲۔ الضوء ۶/۱۰۱ ، البدر ۱/۵۰۸

۳۔ البستانی : دائرة المعارف الاسلامیہ ۴/۷۴۔ کشف الظنون ۱۸۷۳
الأعلام ۵/۲۱۸ ، معجم المؤلفین ۷/۲۹۷

۴۔ لطفی عبد البدیع : فہرس المخطوطات المصورة ۲/۱۷

۵۔ نمبر مخطوطہ (۴۵۴۷) فہرس کتب خانہ چسٹر بٹی ڈبلن ۶/۱۵

سن کتابت ۸۸۰ھ ہے یہ نسخہ بھی اس نسخے سے منقول ہے جس پر مصنف نے اپنے قلم سے اضافے کیے ہیں[1]۔ اس کا تیسرا نسخہ اسکندریہ کے کتاب خانے میں محفوظ ہے اور اس کا عکس جامعۃ الدول العربیۃ قاہرہ میں موجود ہے۔ اس میں ۱۸۰ اوراق ہیں لیکن آخر سے ناقص ہے۔ یہ نسخہ اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ اس کی کتابت سلیمان بن صالح بن عادل الحنبلی نے بحیات مصنف ۷۴۹ھ میں مدرسہ ظاہریہ میں کی تھی[2]۔

۶۔ ایضاح الارتیاب فی معرفۃ ما یتشبّہ ویتصحّف من الاسماء والانساب والکنی والالقاب الواقعۃ فی تحفۃ المحتاج[3]: ابن الملقن نے منہاج الطالبین کی مبسوط شرح لکھنے کے بعد اس کی مختصر شرح تحفۃ المحتاج لکھی اس میں جو اسمار، کنیتیں اور القاب آئے ہیں ان کی تشریح اس رسالہ میں کی ہے۔

اب تک اس کے صرف دو نسخوں کا علم ہو سکا ہے اس کا سب سے اہم نسخہ چسٹر بٹی لائبریری ڈبلن میں محفوظ ہے جس کی کتابت بحیات مصنف ۱۲ رمضان ۷۴۹ھ کو کی گئی۔ یہ رسالہ ۶ اوراق پر مشتمل ہے[4]۔ اس کا دوسرا نسخہ دار الکتب المصریہ میں محفوظ ہے اور اس کا عکس جامعۃ الدول العربیۃ قاہرہ میں موجود ہے[5]۔

۷۔ خلاصۃ الفتاوی فی تسہیل اسرار الحاوی[6]: الحاوی نام سے کئی کتابیں مختلف

۱۔ صلاح الدین المنجد: مجلۃ المعہد المخطوطات العربیۃ (مئی ۱۹۵۷ء) ۲۲۱/۳

۲۔ لطفی عبد البدیع: فہرس المخطوطات المصورۃ ۱۷/۲

۳۔ دائرۃ المعارف الاسلامیۃ ۷۴/۴۔ الاعلام ۲۱۸/۵، ایضاح المکنون للبغدادی ۱۵۳/۱

۴۔ نمبر (۳۳۸۲) فہرس کتب خانہ چسٹر بٹی ۵۸/۲

۵۔ لطفی عبد البدیع: فہرس المخطوطات المصورۃ ۳۹/۲

۶۔ حاجی خلیفہ: کشف الظنون ۶۲۵۔ الضوء ۱۰۲/۶، البدر الطالع ۵۰۸/۱، بروکلمان ۳۹۳/۲ وذیل ۱۰۹/۱

فنون میں لکھی گئی ہیں۔ نجم الدین عبد الغفار بن عبد الکریم القزوینی (م ۶۶۵ھ) نے فروع فقہ شافعی پر ایک کتاب مرتب کی جس کا نام "الحاوی الصغیر" رکھا۔ یہ کتاب فقہ شافعی کی اہم کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔ چونکہ یہ کتاب مختصر ہے اس لیے فقہاء و علماء نے اس کی متعدد شرحیں لکھی ہیں اور کچھ لوگوں نے اسے نظم بھی کیا ہے۔ ان میں سب سے عمدہ ابن الملقن کی یہ شرح ہے۔ اس کے بارے میں حاجی خلیفہ نے لکھا ہے کہ حاوی کی خلاصۃ الفتاوی جیسی کوئی شرح نہیں لکھی گئی[1]۔ یہ شرح دو جلدوں میں لکھی گئی تھی۔

اس کی دوسری جلد کا ایک مخطوطہ بخط مصنف خزائن کتب الاوقاف بغداد میں موجود ہے۔ یہ جلد کتاب الوصایا سے شروع ہوتی ہے[2]۔

اس کا دوسرا اہم نسخہ دو جلدوں میں مکتبہ احمد الثالث میں زیر رقم (۸۰۹) محفوظ ہے جس کی کتابت بحیات مصنف ۷۹۲ھ میں کی گئی۔ پہلے حصے کے کاتب کا نام معلوم نہیں دوسرے حصے کی کتابت محمد بن یوسف بن شعیب البعلبکی ابن الاکرومی نے کی ہے۔ اس نسخہ کا عکس جامعۃ الدول العربیہ قاہرہ میں محفوظ ہے[3]۔ اس کتاب کا تیسرا مکمل مخطوطہ دو جلدوں میں مدرسۃ النبی شیث موصل میں زیر رقم ۱۲۸-۱۲۹ محفوظ ہے[4]۔ اس کتاب کی جلد اول و ثانی کے کچھ نامکمل نسخے دار الکتب المصریۃ میں زیر رقم (فقہ شافعی ۱۵، ۹۵، ۱۵۳، ۱۱۱۰، اور ۱۹ام) محفوظ ہیں[5]۔

۸۔ تصحیح الحاوی[6]: ابن الملقن نے القزوینی (م ۶۶۵ھ) کی الحاوی الصغیر

۱۔ کشف الظنون ۶۲۵ ۲۔ اسعد طلس: الکشاف عن مخطوطات خزائن کتب الاوقاف (بغداد ۱۹۵۳) ص ۲۶ ۳۔ فؤاد سید: فہرس المخطوطات المصورۃ ۱/۳۰۳

۴۔ داؤد چلپی: فہرس المخطوطات الموصل ص ۲۱۹

۵۔ فہرس دار الکتب المصریۃ ۱/۵۱۳

۶۔ الضوء ۶/۱۰۲؛ البدر الطالع ۱/۵۰۸

میں جو غلطیاں تھیں ان کی تصحیح علیحدہ سے اس کتاب میں کی ہے۔

۹۔ شرح المختصر فی الفروع للتبریزی[۱]: مشہور شافعی فقیہ مظفر بن ابی الخیر بن اسمٰعیل امین الدین التبریزی (م ۶۲۱ھ) نے امام غزالی (م ۵۰۵) کی کتاب الوجیز کو سامنے رکھ کر "الفروع" کے نام سے ایک کتاب مرتب کی تھی۔ ابن الملقن نے اسی کی شرح لکھی ہے۔ اس شرح کے صرف ایک نسخے کا علم ہو سکا ہے جو دار الکتب المصریۃ میں محفوظ ہے۔ اس نسخے کے کاتب اور سن کتابت کا پتا نہیں[۲]۔

۱۰۔ شرح التنبیہ للشیرازی[۳]: ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف بن عبداللہ الشیرازی (م ۴۷۶ھ) مشہور شافعی فقہاء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے فقہ شافعی پر کئی بسوط کتابیں لکھی ہیں انھی میں ایک کتاب "التنبیہ" بھی ہے۔ یہ کتاب ۱۳۲۹ھ میں مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ چونکہ یہ کتاب فقہ کی بنیادی اور متداول کتابوں میں شمار کی جاتی ہے اس لیے مختلف ادوار میں علماء و فقہاء نے اس کی متعدد شرحیں لکھی ہیں۔ ابن الملقن نے بھی اس کی ضرورت محسوس کی کہ اس کی ایک طویل اور بسوط شرح لکھی جائے۔ چنانچہ انھوں نے چار جلدوں میں اس کی ایک شرح تیار کی جس کا نام بقول حاجی خلیفہ "الکفایۃ" ہے[۴]۔ اس کے صرف ایک نسخے کا علم ہو سکا ہے جو دار الکتب المصریۃ میں محفوظ ہے۔ اور ابتداء و انتہا سے پاریدہ ہے[۵]۔

۱۔ الضوء ۶/۱۰۲؛ کشف ۱۸۷۹

۲۔ فہرس دار الکتب المصریۃ ۱/۵۲۲

۳۔ الضوء ۶/۱۰۱؛ السیوطی: حسن المحاضرۃ ۱/۲۴۹۔ لحظ الالحاظ ص ۲۰۰، البدر الطالع ۱/۵۰۸، کشف ۴۹۱، بروکلمن ۲/۹۲

۴۔ کشف ۴۹۱

۵۔ نمبر (۴۴۷ فقہ شافعی) فہرس دار الکتب المصریۃ ۱/۵۲۱

۱۱۔ غنیۃ الفقیہ[1] : ابن الملقن نے حسب عادت، ابو اسحاق الشیرازی (م ۴۷۶ھ) ی کتاب التنبیہ کی مبسوط و مفصل شرح لکھنے کے بعد، اس سے مختصر یہ شرح لکھی۔ اس کے کسی نسخے کا علم نہیں ہو سکا۔

۱۲۔ ھادی النبیہ الی تدریس التنبیہ[2] : یہ ابن الملقن کی کتاب التنبیہ للشیرازی کی یسری شرح ہے جو مذکورہ بالا دونوں شرحوں سے مختصر ہے۔

۱۳۔ ارشاد النبیہ الی تصحیح التنبیہ[3] : ابن الملقن کی کتاب التنبیہ للشیرازی اب سے مختصر شرح ہے۔ اس کے بھی کسی نسخے کا علم نہیں ہے۔

۱۴۔ امنیۃ النبیہ فیما یرد النووی فی التصحیح والتنبیہ[4] : ابن قاضی شہبہ نے اس کتاب کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ کتاب کمال الدین النشائی (م ۷۳۵ھ) کی "نکت التنبیہ" کے انداز پر لکھی گئی ہے[5]۔

۱۵۔ التذکرۃ فی الفروع[6] : ابن الملقن نے یہ کتاب اپنے لڑکے کے لیے مرتب کی ی اس میں فقہ شافعی کے فروعی مسائل ہیں۔ اس کے کسی نسخے کا علم نہیں ہے۔

۱۶۔ جمع الجوامع فی الفروع[7] : ابن الملقن نے فروع فقہ شافعیہ پر یہ مبسوط کتاب

الضوء ۶/۱۰۱۔ کشف ۴۹۱

الضوء ۶/۱۰۱۔ کشف ۴۹۱۔ البدر الطالع ۱/۵۰۸

الضوء ۶/۱۰۱۔ کشف ۴۹۱

الضوء ۶/۱۰۲۔ البدر ۱/۵۰۸۔ طبقات قاضی شہبہ رقم ۷۳۹

طبقات ابن قاضی شہبہ رقم ۷۳۹

کشف ۳۹۲

الضوء ۶/۱۰۲، البدر الطالع ۱/۵۰۸۔ کشف الظنون ۵۹۸

تقریباً ستو جلدوں میں مرتب کی تھی لیکن اس کے کسی نسخے کا پتا نہیں ہے[1]۔

۱۷۔ شرح العمدۃ فی فروع الشافعیۃ[2] : امام ابوبکر محمد بن احمد الشاشی (م ۵۰۷ھ) نے فروع فقہ شافعیہ پر "العمدۃ فی فروع الشافعیۃ" کے نام سے ایک کتاب مرتب کی تھی۔ ابن الملقن نے اُسی کی یہ شرح لکھی ہے۔

۱۸۔ الأشباہ والنظائر[3] :

۱۹۔ الکافی[4] : ابن قاضی شہبہ (م ۸۵۱) نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں فقہی مسائل جمع کیے گئے ہیں اور انھوں نے اس میں عجیب وغریب باتیں لکھی ہیں[5]۔

اصول فقہ:

۲۰۔ عمدۃ المفید وتذکرۃ المستفید : ابن الملقن کے سوانح نگاروں نے اس کتاب کا ذکر نہیں کیا ہے۔ یہ اصول فقہ پر ایک جامع کتاب ہے۔ اس کا واحد نسخہ چسٹر بٹی لائبریری ڈبلن میں محفوظ ہے جو ۱۶۴ اوراق پر مشتمل ہے اور صاف روشن خط نسخ میں لکھا گیا ہے۔ اس کے کاتب محمد بن احمد بن العماد الاقفہی الشافعی (م ۸۶۷ھ) ہیں۔ انھوں نے اس کی کتابت ۱۹ جمادی الاولی ۸۲۳ھ میں کی تھی۔ بقول مرتب فہرست A. J. Arberry اس کا کوئی دوسرا

۱۔ میرے خیال میں التذکرہ فی الفروع اور جمع الجوامع دونوں ایک ہی کتاب ہیں۔ کشف الظنون میں غلطی سے علیحدہ علیحدہ ناموں سے لکھ دیا ہے۔

۲۔ ذیل تذکرۃ الحفاظ للسیوطی ص ۳۶۹، کشف الظنون ۱۱۷۰

۳۔ کشف الظنون ۱۰۰

۴۔ لحظ الالحاظ ص ۱۹۹ - طبقات ابن قاضی شہبہ رقم ۷۳۹

۵۔ طبقات ابن قاضی شہبہ رقم ۷۳۹

نسخہ دنیا میں موجود نہیں ہے[1]۔

۲۱۔ شرح المختصر لابن الحاجب[2]: ابن حاجب المالکی (م ۶۴۶ ھ) نے اصول فقہ پر ایک کتاب مختصر منتہی السؤل والأمل فی علمی الأصول و الجدل کے نام سے لکھی تھی۔ ابن الملقن نے اسی کی شرح لکھی ہے۔

۲۲۔ شرح منہاج الوصول الی علم الاصول[3]: مشہور مفسر قرآن پاک ناصر الدین البیضاوی (م ۶۸۵ ھ) نے اصول فقہ پر منہاج الوصول لکھی تھی۔ یہ اسی کی شرح ہے اس کے کسی نسخے کے بارے میں علم نہیں ہے۔

عِلم الحدیث:

۲۳۔ الإعلام بفوائد عمدۃ الأحکام[4]: عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور المقدسی الجماعیلی (م ۶۰۰ ھ) نے عبادات اور معاملات سے متعلق صحیحین میں جو حدیثیں آئی ہیں ان کو اپنی کتاب "عمدۃ الاحکام من کلام خیرالانام" میں جمع کیا تھا۔ یہ کتاب دہلی سے ۱۸۹۵ء میں چھپ چکی ہے۔ ابن الملقن نے اس کی مبسوط اور مفصل شرح لکھی ہے۔ جس سے فن حدیث سے ان کے شغف اور وسعت نظر کا پتا چلتا ہے۔ اس کے جو نسخے اب تک معلوم ہوسکے ہیں ان میں سے کتب خانہ رضا رام پور کا نسخہ راقم الحروف کی نظر سے گزرا ہے۔ اس کے ترقیمہ سے پتا

۱۔ نمبر ۳۳۳۵ فہرست کتب خانہ چسٹربٹی ۳۹/۲

۲۔ الضوء ۱۰۲/۶ ۔ کشف ۱۸۵۶

۳۔ الضوء اللامع ۱۰۲/۶ ؛ لحظ الالحاظ ص ۲۰۰ ۔ کشف ۱۸۷۹

۴۔ الضوء ۱۰۲/۶ ؛ لحظ الالحاظ ۱۹۹ ؛ دائرۃ المعارف الاسلامیہ ۷۴/۴ طبقات ابن قاضی شہبہ نمبر ۷۳۹ ۔ البدر الطالع ۵۰۸/۱

چلتا ہے کہ مصنف نے یہ کتاب ۲۲ محرم بروز شنبہ ۷۶۶ھ میں مکمل کی تھی۔ یہ مخطوطہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد ابتدا سے ناقص ہے۔ اس کی ابتداء "عنہ مسلمۃ" سے ہوتی ہے۔ اس میں ۲۱۱ اوراق ہیں اور یہ جلد کتاب الجنائز پر ختم ہوجاتی ہے۔ متن کی کتابت عمدہ خط نسخ میں کی گئی ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ تاریخ کتابت ۲۰ ربیع الثانی ۸۳۸ھ ہے۔ کاتب کا نام درج نہیں ہے۔ اس کی دوسری جلد کے بھی ابتدائی اوراق غائب ہیں۔ لیکن یہ مخطوطہ اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ اس کی کتابت بحیات مصنف ۸ ارجمادی الاولی ۷۹۰ھ میں کی گئی اور اس کا مقابلہ مصنف کے اصل نسخے سے کیا گیا[1]۔

اس کتاب کی دوسری جلد کا ایک مخطوطہ چسٹر بٹی لائبریری میں محفوظ ہے جس کو ابراہیم بن محمد بن علی امام الکاملیہ نے بحیات مصنف ۶ر شعبان ۷۹۰ھ میں مصنف کے اصل مسودہ سے نقل کیا تھا۔ اس میں ۲۳۳ اوراق ہیں اور عمدہ خط نسخ میں لکھا گیا ہے[2]۔ اس کا تیسرا ناکمل نسخہ دار الکتب المصریۃ میں زیر رقم (۸۰۵) محفوظ ہے[3]۔

۲۴۔ البدر المنیر فی تخریج الاحادیث والآثار فی الشرح الکبیر[4]:

عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم، ابوالقاسم القزوینی الرافعی (م ۶۲۳) نے امام غزالی (م ۵۰۵ھ) کی مشہور اور متداول کتاب "الوجیز" کی مبسوط شرح "فتح العزیز" کے نام سے کئی جلدوں میں لکھی تھی۔ یہ کتاب "الشرح الکبیر" کے نام سے بھی مشہور ہے۔ ابن الملقن نے "الوجیز" اور "الشرح الکبیر" میں جو احادیث آئی ہیں ان کی تخریج اس کتاب میں کی ہے اور

۱۔ نمبر ۹۴۳-۹۴۴۔ فہرست کتب خانہ رام پور

۲۔ نمبر ۳۲۴۹ فہرست کتب خانہ چسٹر بٹی ڈبلن ۱۰۵/۱

۳۔ فہرس الدار ۹۰/۱

۴۔ السخاوی ۱۰۱/۶؛ لحظ الالحاظ ص ۱۹۹، البدر الطالع ۵۰۸/۱

جابجا تشریح بھی کرتے گئے ہیں۔ انھوں نے یہ کتاب سات جلدوں میں مرتب کی تھی۔ افسوس ہے کہ اس کا کوئی مکمل نسخہ میرے علم کے مطابق اس وقت دنیا میں موجود نہیں ہے۔ اس کی صرف دوسری جلد برلن (جرمنی) کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ یہ جلد "باب سجود تلاوت الشکر" سے شروع ہوکر "باب صدقۃ التطوع" پر ختم ہوجاتی ہے۔ یہ مخطوطہ ربیع الاول ۸۲۹ھ میں لکھا گیا[1]۔

۲۵۔ خلاصۃ البدر المنیر[2]: چونکہ "البدر المنیر" کافی ضخیم ہوگئی تھی اس لیے مصنف نے خود اس کی تلخیص کی تاکہ عوام کو مراجعت کرنے میں آسانی ہو۔

اس کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں محفوظ ہے[3]۔ یہ مخطوطہ "کتاب المبادلۃ" سے شروع ہوکر "کتاب الصید والذبائح" پر ختم ہوجاتا ہے۔ اس کے ترقیمے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابن الملقن نے اس خلاصہ کو شوال ۷۴۹ھ میں مکمل کرلیا تھا۔ مرتب فہرست کتب خانہ آصفیہ کی رائے میں یہ مخطوطہ تصنیفِ کتاب کے دس بارہ سال کے اندر اندر لکھا گیا ہوگا۔

اس کے دو مکمل نسخے دار الکتب المصریۃ میں زیر رقم (۶۹۹۔ و ۱۴۳۳م) محفوظ ہیں جن میں سے ایک نسخہ (رقم ۶۹۹) بحیات مصنف لکھا گیا ہے اور اس کے حاشیہ پر بخط مؤلف بہت سے اضافے درج ہیں۔ کتاب کی پہلی جلد کا ایک اور مخطوطہ بھی وہیں محفوظ ہے[4]۔

۲۶۔ المنتقی فی مختصر الخلاصۃ[5]: ابن الملقن نے خلاصۃ البدر المنیر کا یہ منتقی بھی تیار کیا تھا۔

۱۔ نمبر ۱۳۴۵ فہرست کتب خانہ برلن (جرمنی) ۲/۱۵۱

۲۔ الضوء ۶/۱۰۲۔ البدر الطالع ۱/۵۰۸۔ کشف ۲۰۰۳

۳۔ فہرست مشروح بعض کتب نفیسہ قلمیہ مخزونہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد ۱۳۵۷ھ ۲/۲۰۵

۴۔ فہرس دار الکتب المصریۃ ۱/۱۱۴

۵۔ الضوء ۶/۱۰۱۔ البدر الطالع ۱/۵۰۸۔ طبقات ابن قاضی شہبہ نمبر ۷۳۹

۲۷۔ التوضیح لشرح الجامع الصحیح[۱]، امام بخاری (م ۲۵۶ھ) کی مشہور کتاب "الجامع الصحیح" کی شرح ہے۔ السخاوی نے اِس کے بارے میں لکھا ہے کہ ابن الملقن نے اپنے اساتذہ مغلطای اور قطب الدین الحلبی کی شروح بخاری کو سامنے رکھ کر یہ شرح تیار کی تھی۔ اور جابجا بعض نئی باتیں بھی درج کی ہیں[۲]۔ ابن الملقن کے شاگرد ابن قاضی شہبہ (م ۸۵۱) اپنی کتاب طبقات الشافعیۃ میں اس شرح پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کا نصف اول نصف آخر سے بہتر ہے اور اس کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ ابن الملقن نے نصف اول کی شرح لکھنے کے بیس سال بعد نصف آخر کی شرح لکھی تھی[۳]۔ ابن الملقن نے اس شرح کو بیس جلدوں میں مکمل کیا تھا۔

اس شرح کا کوئی مکمل مخطوطہ میرے علم کے مطابق اس وقت کہیں نہیں ہے اس کی مختلف جلدیں پائی جاتی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

اس کی پانچ جلدیں دار الکتب المصریۃ میں موجود ہیں[۴]۔ اس کی ایک جلد برلن (جرمنی) کے کتب خانے میں محفوظ ہے[۵]۔ جرمنی کا مخطوطہ مندرجہ ذیل عبارت سے شروع ہوتا ہے "باب الوضوء من التور" اور وانتا خالف عادتہ فی التباعد"۔ اس شرح کی تین جلدیں "شواہد التوضیح" کے نام سے کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد میں محفوظ ہیں[۶]۔

۱۔ الضوء ۶/۱۰۲، طبقات ابن قاضی شہبہ نمبر ۷۳۹ لحظ الالحاظ ۱۹۹۔ ذیل تذکرۃ الحفاظ للسیوطی ص ۳۶۹۔ کشف ۵۴۷۔ دائرۃ المعارف الاسلامیہ ۴/۴۷ ۔ حسن المحاضرۃ للسیوطی ۱/۲۴۹

۲۔ الضوء ۶/۱۰۲

۳۔ طبقات ابن قاضی شہبہ رقم ۷۳۹

۴۔ نمبر (۱۴، ۱۶، ۱۸، ۸۱۴، ۱۳۴۸ حدیث) فہرس الدار ۱/۹۹

۵۔ نمبر (۱۱۹۹) فہرست کتب خانہ برلن (جرمنی) ۸/۳۸

۶۔ فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد ۱/۶۴۰

۲۸۔ انجاز الوعد الوفی فی شرح الجامع للترمذی : یہ جامع الترمذی کی شرح ہے۔ ابن الملقن کے سوانح نگاروں نے اس شرح کا ذکر ان کی تصانیف میں نہیں کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ بخط مصنف چسٹر بٹی لائبریری میں موجود ہے جو ۱۵۳ اوراق پر مشتمل ہے۔ اس میں جامع ترمذی کے پہلے آٹھ ابواب کی شرح ہے[1]۔

۲۹۔ الکلام علی سنۃ الجمعۃ قبلہا وبعدہا[2]: نماز جمعہ سے پہلے اور بعد کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا دو رکعتیں پڑھنی چاہیے یا چار۔ ابن الملقن نے اس مختصر رسالے میں اس سے متعلق تمام احادیث کو جمع کر کے مسلک شافعی کے مطابق بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ امام شافعی (م ۲۰۴ ھ) بھی نماز جمعہ سے پہلے اور بعد میں دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ مصنف نے اس رسالے کو ربیع الاول ۷۵۴ھ میں بروز جمعہ ظہر اور عصر کے مابین تصنیف کیا۔ مصنف کی صرف یہی مختصر تصنیف ۱۳۴۱ھ میں ہندوستان سے شائع ہوئی ہے۔

۳۰۔ مختصر شعب الایمان للبیہقی[3] : امام بیہقی (م ۴۵۸ ھ) نے شعب الایمان میں ۷۷ اہم اسلامی عقائد کے سلسلے میں احادیث جمع کی ہیں اور ان پر تفصیلی بحث کی ہے۔ ابن الملقن نے اس کا ایک عمدہ اختصار تیار کیا ہے۔ اس کا بہت صاف نسخہ مکتبہ خدابخش پٹنہ میں محفوظ ہے[4]۔ اس کا ایک دوسرا نسخہ بھی وہیں موجود ہے جو ۱۲۳۱ ہجری ہے کا نوشتہ ہے اور

۱۔ نمبر مخطوطہ ۵۱۸۷ فہرست کتب خانہ چسٹر بٹی ۶۰/۷

۲۔ البستانی : دائرۃ المعارف الاسلامیہ ۴/۷۴

۳۔ بروکلمن ذیل ۶۱۹/۱

۴۔ Nadvi Moinuddin: Catalogue of Arabic And Persian Mss. in the Oriental Public Library Patna Vol 5/114

غالباً نسخہ اولی سے منقول ہے۔

۳۱۔ النکت اللطاف فی بیان الاحادیث الضعاف المخرجۃ فی مستدرک الحاکم[1]: حاکم النیسابوری (م ۴۰۵ھ) کی کتاب المستدرک میں جو ضعیف احادیث وارد ہوئی ہیں، ابن الملقن نے ان پر بحث کی ہے۔ اس کا ایک نسخہ مدرسہ یحیی پاشا موصل میں زیر رقم (۱۱۲) محفوظ ہے جو آخر سے ناقص ہے[2]۔

۳۲۔ ماتمس الیہ الحاجۃ علی سنن ابن ماجۃ[3]: حدیث کی مشہور کتاب سنن ابن ماجہ کی شرح ہے۔ مصنف نے اس کی تصنیف ذوالقعدہ ۸۰۰ھ میں شروع کی اور شوال ۸۰۱ھ میں اس کو مکمل کر دیا تھا[4]۔ اس شرح کے کسی مکمل مخطوطے کا پتا نہیں چل سکا ہے اس کا ایک حصہ آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے مولانا عبدالحی کلکشن میں موجود ہے۔ یہ مخطوطہ نامکمل ہے اور "باب رد السلام علی الامام" سے شروع ہو کر "باب من ام قوماً وہم لہ کارہون" کے نامکمل "وہو متقض" پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس مخطوطے کے کل ۱۸ اوراق ہیں۔ نسخہ سیاہ روشنائی سے عمدہ خط نسخ میں لکھا گیا ہے ہر صفحہ میں ۱۲ سطریں ہیں۔

اس مخطوطے میں مندرجہ ذیل ابواب کے احادیث کی شرح ہے:

(۱) باب رد السلام علی الامام (۲) باب لایخص الامام نفسہ بالدعاء (۳) باب مایقال بعد التسلیم (۴) باب الانصراف من الصلاۃ (۵) باب اذا حضرت الصلاۃ ووضع العشاء (۶) باب الجماعۃ فی اللیلۃ المطیرۃ (۷) باب مایستر المصلی (۸) باب المرور بین یدی المصلی (۹) باب مایقطع الصلاۃ

۱۔ طبقات الشافعیہ لابن قاضی شہبہ رقم ۷۳۹۔ بروکلمن ۲/۱۰۹

۲۔ داؤد چلبی: فہرس المخطوطات الموصل ص ۲۳۳

۳۔ الضوء ۶/۱۰۲

۴۔ الضوء ۶/۱۰۲

(۱۰) باب من یصلی وبینہ وبین القبلۃ (۱۱) باب من أمّ قوماً وھم لہ کارھون ...... راقم الحروف نے اس مختصر مخطوطے کا مطالعہ، از ابتدا تا انتہا کیا ہے۔ مصنف نے بہت ہی تفصیل سے احادیث کی شرح کی ہے احادیث کی اسناد پر جرح اور رواۃ پر خاصی بحث کی ہے۔ حدیث کے الفاظ مشکلہ کی تشریح کی ہے اور اگر کوئی لفظ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے تو اس کے تمام معنی لکھے ہیں اور ہر معنی کے سلسلے میں قرآن، حدیث یا متداول کتب عربیہ سے شواہد پیش کیے ہیں۔ بعض احادیث سے جو مسائل مستنبط ہوتے ہیں ان کو اور اس سلسلے میں اختلاف ائمہ بھی درج کیا ہے۔ اور مختلف مسائل کے سلسلے میں اپنی ذاتی رائے بھی ہے۔ مولانا عبدالحی فرنگی محلی (م ۱۳۰۴ھ) کی نظر سے یہ شرح گزری ہے اور انھوں نے اس کے بارے میں اپنی رائے ان الفاظ میں دی ہے:

"شرح جامع حاوٍ لکشف المعضلات"[۱]

نسخہ ناقص ہونے کی وجہ سے سن کتابت اور کاتب کا نام بھی اس پر درج نہیں ہے۔ سرورق پر "قطعۃ از شرح سنن ابن ماجہ لابن الملقن" من ملک ابی الحسنات محمد عبدالحی اللکھنوی بن مولانا عبدالحلیم المرحوم" مرقوم ہے۔

۳۳۔ تذکرۃ المحتاج الی أحادیث المنہاج للبیضاوی[۲]: اس کتاب میں ابن الملقن نے قاضی بیضاوی (م ۶۸۵ھ) کی کتاب منہاج الوصول الی علم الاصول میں جو احادیث آئی ہیں ان میں سے ۸۷ احادیث کی شرح کی ہے۔ میرے علم کے مطابق اس کا واحد نسخہ چسٹر بٹی لائبریری ڈبلن میں محفوظ ہے[۳]۔ یہ نسخہ ۱۲ اوراق پر مشتمل ہے اور اس کی کتابت بحیات مصنف ۲۶ شوال

۱۔ عبدالحی فرنگی محلی: فرحۃ المدرسین بذکر المؤلفات والمؤلفین (مسودہ بخط مصنف) (۵۴۹/۱ فرنگی محل کلکشن مسلم یونیورسٹی لائبریری علی گڑھ)

۲۔ الضوء ۶/۱۰۲؛ البدر ۱/۵۰۸

۳۔ نمبر مخطوطہ (۳۳۸۲) فہرست کتب خانہ چسٹر بٹی ڈبلن ۲/۵۸

۸۵۵ھ میں کی گئی۔ مخطوطہ کے آخری ورق پر بخط مصنف بعض تعلیقات مندرج ہیں۔

۳۴۔ تخریج احادیث المنہاج للبیضاوی[1]: بیضاوی (م ۶۸۵ھ) کی منہاج الوصول الی علم الاصول میں جو احادیث آئی ہیں ان کی تخریج علیحدہ سے اس کتاب میں کی گئی ہے۔

۳۵۔ تحفۃ المحتاج الی ادلۃ المنہاج[2]: نووی (م ۶۷۶ھ) کی منہاج الطالبین میں احکامات کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان کو مصنف نے بلحاظ ابواب مرتب ان کی تشریح کی ہے۔ اس کا ایک نسخہ دار الکتب المصریۃ میں زیر رقم (۱۷۴۶ حدیث) محفوظ ہے جو ۱۵ اوراق پر مشتمل ہے۔ یہ نسخہ ۸۵۸ھ میں مصنف کو پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کا عکس جامعۃ الدول العربیۃ قاہرہ میں محفوظ ہے[3]۔ اس کا دوسرا نسخہ چیسٹربٹی لائبریری ڈبلن میں محفوظ ہے جو ۴ رمضان ۸۵۵ھ کا نوشتہ ہے۔ اس میں ۱۳۳ اوراق ہیں اس مخطوطے کے ورق ۱ (الف) اور ۱۳۳ (الف) پر ابن الملقن نے اپنے قلم سے بعض باتیں لکھی ہیں[4]۔ اس کا تیسرا مخطوطہ بھی چیسٹربٹی لائبریری میں موجود ہے۔ بقول مرتب فہرست نویں صدی ہجری کا نوشتہ معلوم ہوتا ہے[5]۔

۳۶۔ الخلاصۃ فی الحدیث[6]: ابو اسحاق الشیرازی (م ۴۷۶ھ) کی کتاب التنبیہ میں جو احادیث آئی ہیں، اس میں اُن کی تخریج کی گئی ہے۔

۳۷۔ شرح الاربعین للنووی[7]: امام نووی (م ۶۷۶ھ) کی کتاب الاربعین

۱۔ الضوء ۶/۱۰۱؛ البدر الطالع ۱/۵۰۸

۲۔ الضوء ۶/۱۰۱؛ لحظ الالحاظ ص ۲۰۰، البدر الطالع ۱/۵۰۸ بروکلمن ذیل ۱/۶۸۰

۳۔ لطفی عبد البدیع: فہرس المخطوطات المصورہ ۱/۶۶

۴۔ نمبر (۳۳۸۲) فہرست کتب خانہ چیسٹربٹی ڈبلن ۲/۵۸

۵۔ نمبر (۳۷۲۹)۔ فہرس کتب خانہ چیسٹربٹی ۳/۹۸

۶۔ الضوء ۶/۱۰۱، البدر الطالع ۱/۵۰۸

۷۔ الضوء ۶/۱۰۲، لحظ الالحاظ ص ۱۹۹؛ کشف ص ۶۰

فی الحدیث کی شرح ہے۔

۳۸۔ اختصار دلائل النبوۃ للبیہقی[1] : امام بیہقی (م ۴۵۸ھ) کی دلائل النبوۃ کا عمدہ اختصار تیار کیا گیا ہے۔

۳۹۔ اختصار صحیح ابن حبان[2] : ابن حبان (م ۳۵۴ھ) نے حدیث میں ایک کتاب "المسند الصحیح" کے نام سے مرتب کی تھی۔ ابن الملقن نے اسی کا اختصار تیار کیا ہے۔

۴۰۔ اختصار مسند الامام احمد بن حنبل[3] : اس میں امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) کی مسند کی تلخیص کی گئی ہے۔

۴۱۔ تخریج احادیث منتھی السوول والأمل[4] : ابن حاجب مالکی (م ۶۴۶ھ) کی کتاب منتھی السوول والأمل میں جو احادیث آئی ہیں۔ اس کتاب میں ابن الملقن نے انھی کی تخریج کی ہے۔

۴۲۔ المحرر (فی) تخریج احادیث المہذب فی الفروع[5] : ابواسحاق الشیرازی (م ۴۷۶ھ) کی مشہور اور متداول کتاب "المہذب فی الفروع" میں جو احادیث آئی ہیں ابن الملقن نے دو جلدوں میں ان کی تخریج کی ہے۔

۴۳۔ تذکرۃ الاخیار بما فی الوسیط من الاخبار[6] : امام غزالی (م ۵۰۵ھ) کی

۱۔ کشف ص ۷۶۰

۲۔ طبقات ابن قاضی شہبہ رقم ۷۳۹ ؛ کشف ۱۰۷۵

۳۔ طبقات ابن قاضی شہبہ رقم ۷۳۹ ۔ کشف ۱۶۸۰

۴۔ الضوء ۱۰۱/۶ ۔ البدر الطالع ۵۰۸/۱

۵۔ الضوء ۱۰۱/۶ ۔ البدر الطالع ۵۰۸/۱ ۔ کشف ۱۹۱۳

۶۔ کشف ۲۰۰۹ ؛ الضوء ۱۰۱/۶ ، البدر ۵۰۸/۱

کتاب الوسیط میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں اس کتاب میں ان کی تخریج کی گئی۔

۴۴۔ شرح المنتقی فی الأحکام[1] : مجد الدین ابن تیمیۃ (م ۶۵۲ھ) نے "المنتقی فی احادیث الأحکام" کے نام سے ایک کتاب مرتب کی تھی جو مطبع فاروقیہ دہلی سے ۱۲۹۶ھ میں شائع ہو چکی ہے۔ ابن الملقن نے یہ اسی کی شرح لکھی ہے۔ اس کے کسی نسخے کا اب تک علم نہیں ہو سکا ہے۔

۴۵۔ شرح زوائد مسلم علی البخاری[2] : ابن الملقن نے چار جلدوں میں یہ کتاب مرتب کی تھی۔

۴۶۔ شرح زوائد ابی داؤد علی الصحیحین[3] : یہ شرح دو جلدوں میں لکھی تھی۔

۴۷۔ شرح زوائد النسائی[4] :

اصول حدیث :

۴۸۔ المقنع[5] : یہ کتاب ابن الملقن کی اہم تصانیف میں شمار کی جاتی ہے انھوں

۱۔ کشف ۱۸۵۱ ؛ الضوء ۶/۱۰۱ ؛ البدر الطالع ۱/۵۰۸

۲۔ الضوء ۶/۱۰۲ ، طبقات ابن قاضی شہبہ رقم ۷۳۹

۳۔ الضوء ۶/۱۰۲ ، طبقات ابن قاضی شہبہ رقم ۷۳۹

۴۔ ایضاً .... نمبر ۴۵ ، ۴۶ اور ۴۷ کی کتابوں کے بارے میں ابن قاضی شہبہ نے لکھا ہے کہ "میں نے ان کتابوں کا مسودہ ابن الملقن کے پاس دیکھا تھا لیکن ان کتابوں کے مسودات ان کی زندگی میں جل گئے تھے"۔ دیکھیے طبقات ابن قاضی شہبہ رقم ۷۳۹

۵۔ الضوء ۶/۱۰۲ ، لحظ الالحاظ ۱۹۹ ۔ البدر الطالع ۱/۵۰۸ ۔
ذیل تذکرۃ الحفاظ للسیوطی ص ۳۶۹

نے یہ کتاب مقدمہ ابن الصلاح اور دوسری اصول حدیث کی کتابوں کو سامنے رکھ کر مرتب کی تھی۔ انھوں نے اس کتاب کو ۶۵ اقسام پر منقسم کردیا ہے اور اصطلاحات پر کافی مبسوط بحث کی ہے۔ مصنف اس کی ترتیب و تبویب میں مسلسل دس سال تک (۷۴۹ھ سے ۷۵۹ھ تک) مصروف رہے۔

اس کا ایک نسخہ دار الکتب المصریہ میں محفوظ ہے۔ یہ نسخہ مصنف کے زمانہ حیات میں ۲۸ صفر ۷۹۱ھ میں لکھا گیا[1]۔ اس کا دوسرا نسخہ چسٹر بٹی لائبریری میں محفوظ ہے وہ بھی ۷۹۱ھ کا نوشتہ ہے اور اس کے کاتب ابراہیم خلیل المقدسی الشافعی ہیں[2]۔

۴۹۔ التذکرۃ فی علوم الحدیث[3]: یہ رسالہ مصنف کی کتاب المقنع کا اختصار ہے۔ مصنف کا یہ انداز ہے کہ پہلے وہ کسی فن پر مفصل و مبسوط کتاب لکھتے ہیں پھر عوام کے حفظ کرنے کے خیال سے خود ہی اس کا اختصار تیار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ رسالہ بھی اسی نظریہ کو پیش نظر رکھ کر تیار کیا گیا تھا۔ یہ رسالہ بہت مختصر ہے اس کا ایک نسخہ جو کتب خانہ رضا رام پور میں محفوظ ہے[4] راقم الحروف کی نظر سے گزرا ہے۔ رسالہ کی عبارت بہت جامع اور مختصر ہے۔ مصنف نے یہ رسالہ ۲۷ جمادی الاولی ۷۶۳ھ بروز جمعہ صرف دو گھنٹے میں تصنیف کیا تھا[5]۔ اس مختصر رسالے کے کئی نسخے مشرق و مغرب کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ اس کا سب سے اہم نسخہ جو مصنف کے زمانہ حیات میں ۱۱ جمادی الآخرۃ ۷۶۵ھ میں نقل کیا گیا اور اس کے آخر میں بخط مصنف کچھ اضافے بھی ہیں، چسٹر بٹی لائبریری

۱۔ فہرس دار الکتب المصریۃ ۱/۳۰۴

۲۔ نمبر ۳۹۰۲ فہرست کتب خانہ چسٹر بٹی ڈبلن ۴/۵۳

۳۔ النور ۷/۱۰۳، کشف ۳۹۲

۴۔ فہرست کتب خانہ رضا رام پور ۲/۲۳۷

۵۔ ایضاً

ڈبلن میں محفوظ ہے[1]۔ اس کے آٹھ نسخے دارالکتب المصریۃ میں موجود ہیں جن میں سے تین نسخوں پر سن کتابت ۸۲۷ھ، ۱۰۱۴ھ، اور ۱۳۰۲ ہجری مرقوم ہے۔ بقیہ مخطوطات پر سن کتابت درج نہیں ہے[2]
اس کا ایک نسخہ مکتبہ عمومیہ (۶۷۷) استانبول میں بھی پایا جاتا ہے جس کی کتابت بدرالدین القرافی المالکی نے ۹۷۷ھ میں کی ہے۔ اس کی مائکروفلم جامعۃ الدول العربیۃ میں موجود ہے[3]۔ اس کا ایک اور نسخہ مکتبہ عامہ اسکندریہ میں زیر رقم (۵۲۲۷/۳۴۳ج) محفوظ ہے جو ۱۱۱۸ھ کا مکتوبہ ہے۔ اس کا بھی عکس جامعۃ الدول العربیۃ قاہرہ میں موجود ہے[4]۔

رجال، تراجم وسیر

۵۰۔ درر الجواھر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الجیلی (الجیلانی)[5]:

ابن الملقن نے اس کتاب میں سلسلہ قادریہ کے بانی شیخ عبدالقادر الجیلانی م ۵۶۱ھ کے حالات زندگی لکھے ہیں۔ اس کا صرف ایک نسخہ دارالکتب الظاہریہ میں محفوظ ہے جو پانچ اوراق پر مشتمل ہے اور ۱۱۰۴ھ کے قریب کا لکھا ہوا ہے[6]۔

۵۱۔ **نزھۃ النظار فی قضاۃ الأمصار**[7]: اس میں مصنف نے ۷۸۰ ہجری تک کے

۱۔ نمبر (۳۳۸۲) فہرست کتب خانہ چیسٹر بٹی ۲/۵۸
۲۔ فہرس الدار ۱/۷۵! ـ ۱۷۶
۳۔ فواد سید: فہرس المخطوطات المصورہ ۱/۶۷
۴۔ ایضاً
۵۔ کشف الظنون ص ۷۴۷
۶۔ یوسف العش: فہرس مخطوطات الکتب الظاہریہ ص ۲۸۷
۷۔ بروکلمن ذیل ۲/۱۰۹

مصر کے قضاۃ کے حالات لکھے ہیں اور اس کو کئی طبقات میں مرتب کیا ہے آخر میں مصنف نے ایک نظم میں تمام قضاۃ کے ناموں کو منظوم کر دیا ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون ص ۲۹ میں اس کا نام "اخبار قضاۃ مصر" لکھا ہے۔

اس کا ایک نسخہ مکتبہ طلعت میں زیر رقم (۲۲۵۶ تاریخ) محفوظ ہے اور اس کا عکس جامعۃ الدول العربیہ قاہرہ میں محفوظ کیا گیا ہے۔ اس مخطوطے میں ۴۷ اوراق ہیں[1]۔

۵۲۔ اکمال تھذیب الکمال فی اسماء الرجال[2]: ابن الملقن نے جمال الدین یوسف بن الزکی المزی (م ۷۴۲) کی تہذیب الکمال کا اختصار تیار کیا ہے۔ حاجی خلیفہ نے اس اختصار کے بارے میں لکھا ہے کہ اب تک تہذیب الکمال کا ایسا خلاصہ نہیں تیار کیا گیا[3]۔

اس کے کسی مکمل نسخے کا علم نہیں ہو سکا ہے۔ اس کا کچھ حصہ دار الکتب المصریہ میں محفوظ ہے[4]۔ اس کا ایک اور نامکمل نسخہ مکتبہ تلیح علی میں زیر رقم (۱۹۱) محفوظ ہے یہ مخطوطہ ۳۳۱ اوراق پر مشتمل ہے۔ اس کی ابتداء داؤد بن سابور کے ترجمہ سے ہوتی ہے اور عبد اللہ بن مغفل کے ترجمہ پر یہ مخطوطہ ختم ہو جاتا ہے۔ غالباً نویں صدی ہجری کا مکتوبہ ہے۔ جامعۃ الدول العربیۃ قاہرہ میں اس کی مائکروفلم محفوظ ہے[5]۔

۵۳۔ طبقات الاولیاء ومناقب الاصفیاء[6] (طبقات الصوفیۃ): یہ کتاب اولیاء اللہ کے حالات زندگی پر مشتمل ہے۔ حروف معجم کے لحاظ سے اس کو مرتب کیا گیا ہے۔ اور

۱۔ لطفی عبد البدیع: فہرس المخطوطات المصورہ ۲/ ۲۷۶

۲۔ الضوء ۶/۱۰۲؛ لحظ الالحاظ ص ۱۹۹۔ دائرۃ المعارف الاسلامیۃ ۴/۴۷۔ کشف ص ۱۵۱۰

۳۔ کشف ص ۱۵۱۰ ۴۔ فہرس الدار الکتب المصریہ ۱/ ۶۹

۵۔ لطفی عبد البدیع: فہرس المخطوطات المصورۃ ۲/ ۲۹

۶۔ البستانی: دائرۃ المعارف الاسلامیہ ۴/ ۴۷۔ الاعلام ۵/ ۲۱۸۔ کشف ۱۰۹۶

ہر ولی کے حالات زندگی کے خاتمہ پر اس کے مریدین اور متبعین کے مختصر حالات بیان کیے گئے ہیں۔
اب تک اس کے تین نسخوں کے بارے میں معلومات بہم پہونچ سکی ہیں۔

اس کا ایک نسخہ خزائن کتب الاوقاف بغداد میں محفوظ ہے جو ۹۰۳ ہجری کا نوشتہ ہے لیکن آخر سے ناقص معلوم ہوتا ہے۔ اس کی ابتدار ابراہیم بن ادہم کے حالات زندگی سے ہوتی ہے اور عثمان بن مرزوق القرشی الحنبلی (م ۵۶۴ھ) کے حالات پر یہ مخطوطہ ختم ہوجاتا ہے[۱]۔
اس کا دوسرا نسخہ کتب خانہ ظاہریہ میں ہے[۲] جو ۳۲۹ اوراق پر مشتمل ہے اس مخطوطہ کی کتابت ۱۱۰۴ ہجری میں کی گئی۔ اس کا تیسرا نسخہ مکتبۃ الجامع الکبیر صنعار، یمن) میں زیر رقم (۹۰۔ علم الباطن) موجود ہے اس کے سرورق پر اس کا نام "حدائق الاولیاء، تالیف ابن الملقن" لکھا ہوا ہے۔ یہ نسخہ ۴۹۸ اوراق پر مشتمل ہے اور ۱۰۴۵ھ کا نوشتہ ہے[۳]۔

۵۴۔ العقد المذھب فی طبقات حملۃ المذھب[۴] : یہ شافعی فقہا و علماء کا تذکرہ ہے۔ ابن الملقن نے خاص طور پر تاج الدین السبکی (م ۷۷۱ھ) اور ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) کی طبقات الشافعیۃ اور دیگر کتب تاریخ کو سامنے رکھ کر اس کو مرتب کیا تھا۔ مصنف نے امام شافعی (م ۲۰۴ھ) کے زمانے سے لے کر ۷۷۰ ہجری تک کے (۱۷۰۰) فقہائے شافعیہ کے مختصر حالات حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دئے ہیں۔ لیکن تبرکاً "احمد" اور "محمد" کے نام کے اشخاص کے حالات پہلے لکھے ہیں۔ اور ان کو تین بڑے طبقات میں منقسم کیا ہے پھر ہر طبقے کو کئی چھوٹے طبقات

۱۔ اسعد طلس : الکشاف عن خزائن کتب الاوقاف ص ۲۲۸
۲۔ یوسف العش : فہرس المخطوطات الظاہریۃ ص ۲۸۶
۳۔ المنجد، صلاح الدین : مجلۃ معھد المخطوطات العربیۃ (مئی ۱۹۵۵ء) ۱/۲۰۹
۴۔ الضوء اللامع ۶/۱۰۱ ؛ لحظ الالحاظ ص ۲۰۰، البدر الطالع ۱/۵۰۸
طبقات ابن قاضی شہبہ رقم ۷۳۹

میں تقسیم کر دیا ہے۔ آخری طبقے میں اپنے معاصرین کے حالات زندگی لکھے ہیں۔ ابن الملقن نے ۷۵۲ھ میں اس کتاب کی تصنیف کا کام شروع کیا اور ۱۳ ذوالقعدہ ۷۷۲ھ میں اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا اس کے بعد بھی اس میں اضافے کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ اس میں اگرچہ حالاتِ زندگی مختصر ہیں لیکن سبھی ضروری باتیں آگئی ہیں۔ مصنف نے اکثر مقامات پر مآخذ کے ذکر کے بغیر بہت سی باتیں درج کر دی ہیں[1]۔

اس کے متعدد نسخے دیار شرق وغرب کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

اس کا ایک نسخہ جو ۷۷۵ھ میں مصنف کے زمانہ حیات میں لکھا گیا مکتبہ مولانا خلیل اللہ المدراسی حیدرآباد میں محفوظ ہے۔ اس میں ۲۰۵ اوراق ہیں۔ کاتب عبداللہ بن محمد النشائی ہیں۔ مخطوطے کے مختلف اوراق کے حاشیے پر بخط مصنف بہت سے اضافے ہیں[2]۔ اس کا دوسرا نسخہ جس کی کتابت بحیات مصنف ۷۹۴ھ میں کی گئی ہے اور اس میں ۱۲۴ اوراق ہیں اس کا عکس جامعۃ الدول العربیۃ قاہرہ میں محفوظ ہے[3]۔ اس کا تیسرا نسخہ دار الکتب المصریہ میں محفوظ ہے (نمبر ۵۷۹ تاریخ) جو مدینہ منورہ کے نسخے سے نقل کیا گیا ہے[4]۔ اس کا چوتھا نسخہ مکتبہ خدابخش پٹنہ میں زیر رقم (۷۷۴) محفوظ ہے اس میں ۱۸۶ اوراق ہیں۔ یہ نسخہ میری نظر سے گزرا ہے۔ اس نسخے کو ۱۳۱۳ ہجری میں

۱۔ جناب عبدالرشید صاحب ریسرچ اسکالر پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ اس کتاب کے پہلے طبقہ کو پی۔ ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے ایڈٹ کر رہے ہیں۔

۲۔ تذکرۃ النوادر من المخطوطات العربیۃ مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد ۱۳۵۰ھ ص ۱۰۳

۳۔ لطفی عبدالبدیع : فہرس المخطوطات المصورۃ ۲/۱۸۵

۴۔ فہرس دار الکتب المصریۃ ۵/۲۷۰

سید محمد الرفاعی نے اس نسخے سے نقل کیا ہے جو ۷۷۵ھ میں لکھا گیا تھا اور کاتب نے وہ تمام اضافے بھی نقل کیے ہیں جو مصنف نے مذکورۂ بالا نسخے کے حاشیے پر کیے تھے[1]۔ اس کا پانچواں نسخہ برلن جرمنی کے کتاب خانے میں محفوظ ہے جو ۱۰۰۰ھ کا نوشتہ ہے[2]۔

۵۵۔ غایۃ السئول فی خصائص الرسول[3] :

اس کتاب کے نام میں اختلاف ہے بروکلمن میں "خصائص افضل المخلوقین" اور بعض کتابوں میں "الخصائص النبویۃ" اور "خصائص النبویۃ" بھی ہے۔ لیکن مکتبہ خدابخش پٹنہ، رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کلکتہ اور دارالکتب المصریۃ میں جو نسخے محفوظ ہیں ان پر اس کتاب کا نام "غایۃ السوول فی خصائص الرسول" ہی ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و اخلاق کا ذکر کیا ہے یہ کتاب چار انواع پر تقسیم کی گئی ہے۔ اور پھر ہر نوع کو دو قسموں میں بانٹا گیا ہے پھر ہر قسم میں بے شمار مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے آخر میں ایک خاتمہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ معجزات کا ذکر کیا گیا ہے۔ مصنف اس کتاب کی تصنیف سے ربیع الثانی ۷۶۷ھ میں فارغ ہوا۔

دنیا کے مختلف کتب خانوں میں اس کتاب کے متعدد نسخے محفوظ ہیں: اس کا ایک اہم نسخہ دارالکتب المصریۃ میں محفوظ ہے۔ جس کو محمد بن محمد بن منصور بن علی بن ہاشم الموسوی الحسینی نے بحیات مصنف ۷۸۶ھ میں اس نسخے سے نقل کیا ہے جو مصنف کے اصل مسودے سے نقل کیا گیا تھا[4]۔ اس کا دوسرا اہم نسخہ بھی دارالکتب المصریۃ میں محفوظ ہے[5]۔ جو ۷۹۱ھ میں

۱۔ فہرست مکتبہ خدابخش بانکی پور پٹنہ ۱۰۹/۱۲

۲۔ نمبر ۱۰۰۳۹ فہرس کتب خانہ برلن ۴۴۸/۹

۳۔ الضوء ۱۰۲/۶، لحظ الالحاظ ص ۱۹۹، کشف ۲۰۶، بروکلمن ۹۲/۲

۴۔ فہرس الدار ۱۶۷/۵ ۵۔ فہرس الدار ۱۲۷/۸

بحیات مصنف لکھا گیا۔ اس کا تیسرا اہم مخطوطہ جو بحیات مصنف ۷۹۱ھ ہی میں نقل کیا گیا۔ چسٹربٹی لائبریری ڈبلن میں محفوظ ہے۔ اس کے کاتب ابراہیم بن خلیل المقدسی الشافعی ہیں اور یہ نسخہ ۴۸ اوراق پر مشتمل ہے[1]۔ اس کا چوتھا نسخہ پیرس کے کتب خانہ میں زیر رقم (۱۶۶۷) محفوظ ہے جو ۸۲۴ھ کا نوشتہ ہے اور اس میں ۲۵۴ اوراق ہیں[2]۔ اس کا پانچواں نسخہ مکتبہ خدابخش پٹنہ میں محفوظ ہے۔ عیسیٰ بن منصور الدلحمونی المالکی نے ۹ ذوالقعدہ ۱۰۸۵ھ میں اس کی کتابت کی تھی[3]۔ اس کا چھٹا نسخہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں زیر رقم (D/42) محفوظ ہے[4]۔

۵۶۔ طبقات المحدثین[5]: ابن الملقن نے اس کتاب میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے لے کر اپنے زمانے تک کے محدثین۔۔۔ کے حالات زندگی لکھے ہیں۔ اس کے کسی نسخے کا علم نہیں۔

۵۷۔ طبقات القرّاء[6]: اس میں ابن الملقن نے قرّاء کے حالات زندگی لکھے ہیں۔

۵۸۔ التاریخ فی الدولۃ الترکیۃ[7]: یہ سلطنت ترکیہ کی تاریخ ہے اس کے بارے میں تفصیلی معلومات نہیں مل سکی ہیں۔

۱۔ نمبر ۳۹۰۲ فہرس کتب خانہ چسٹربٹی ۴/۵۳

۲۔ فہرست کتب خانہ پیرس ۱/۳۱۱

۳۔ نمبر ۱۰۱۳ فہرست مکتبہ خدابخش انگریزی پٹنہ ۱۵/۷۲

۴۔ فہرست رائل ایشیاٹک آف بنگال ص ۵۶

۵۔ الضوء ۶/۱۰۱، لحظ الالحاظ ص ۲۰۰۔ البدر الطالع ۱/۵۰۸

۶۔ الضوء ۶/۱۰۱۔ دائرۃ المعارف الاسلامیہ ۴/۷۴

۷۔ کشف ۲۸۰

۵۹۔ العدۃ فی اسماء رجال العمدۃ[1] : جماعیلی (م ۶۰۰ھ) کی کتاب "عمدۃ الاحکام" میں جو اسمار آئے ہیں ان کے حالات علیحدہ سے اس کتاب میں لکھے گئے ہیں

علم النحو:

۶۰۔ شرح الالفیۃ لابن مالک[2] : مشہور نحوی محمد بن عبد اللہ المعروف بابن مالک (م ۶۷۲ھ) کی "الالفیۃ" کی شرح ہے۔

متفرقات:

مندرجہ ذیل کتب کے بارے میں تحقیق نہیں ہوسکی۔ کتابوں میں صرف اُن کے نام ملتے ہیں اس لیے یہاں بھی صرف ان کے نام ہی لکھے جاتے ہیں:

۶۱۔ الاشراف علی اطراف الکتب الستۃ[3]

۶۲۔ تلخیص الوقوف علی الموقوف[4]

۶۳۔ المغنی فی تلخیص کتاب ابن بدر[5]

۶۴۔ عقود الکلام فی متعلقات الحمام[6]

۶۵۔ المناسک لاہم المناسک[7]

۶۶ عدد الفرق[8]

۱۔ الضوء ۶/۱۰۱۔ البدر ۵۰۸/۱

۲۔ الضوء ۶/۱۰۲۔ کشف ۱۵۳

۳۔ کشف ۱۰۳

۴۔ الضوء ۶/۱۰۲۔ کشف ۴۷۹

۵۔ الضوء ۶/۱۰۲

۶۔ کشف ۱۱۵۶

۷۔ الضوء ۶/۱۰۲ کشف ۱۹۲۱

۸۔ الضوء ۶/۱۰۲،۱